بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر۔13 مدیر۔نعیم احمد نیّر ۔ کتابت و ڈیزائننگ؛ رشید الدین، عاصم شہزاد ۔ ماہ احسان 1387 ہجری شمسی، بمطابق اکتوبر، نومبر 2008ء شمارہ نمبر 8

قرآن کریم

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اور جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ تو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

(سورۃ الجمعۃ، آیات 10 تا 12)

(ترجمہ از حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

حدیث حضرت خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آپؐ کو چھینک آتی تو اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ کے سامنے رکھ لیتے اور جس قدر ہو سکتا آواز کو دباتے۔ (ترمذی کتاب الاستیذان، باب فی خفض الصوت و تخمیر الوجہ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی جو سن رہا ہے وہ اس کے جواب میں یَرۡحَمُکَ اللّٰہُ کہے یعنی اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے اور جب وہ چھینک مارنے والا یہ جواب سنے تو یَھۡدِیۡکُمُ اللّٰہُ وَ یُصۡلِحُ بَالَکُمۡ کہے یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حالات اچھے کر دے۔

(بخاری کتاب الادب، باب اذا عطس کیف یشمت)

حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں یہود جان بوجھ کر چھینک مارتے تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حق میں یَرۡحَمُکَ اللّٰہُ کہہ دیں یعنی اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے لیکن حضورؐ اس وقت کہتے یَھۡدِیۡکُمُ اللّٰہُ وَ یُصۡلِحُ بَالَکُمۡ کہے یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حالات اچھے کر دے۔

(ترمذی کتاب الاستیذان، باب کیف یشمت العاطس)

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بادشاہوں کا سلسلہ

میں نے ایک رؤیا میں ایک مخلص مومنوں اور عادل اور نیک بادشاہوں کی جماعت دیکھی ہے۔ جن میں سے بعض اس ملک کے تھے اور بعض عرب کے تھے اور بعض فارس کے تھے اور بعض شام کے علاقوں کے تھے۔ اور بعض روم کے تھے اور بعض ایسے علاقوں کے تھے جنہیں میں نہیں جانتا۔ پھر مجھے غیب جاننے والے خدا نے بتایا کہ یہ لوگ تیرے مصدّق ہوں گے اور تجھ پر ایمان لائیں گے اور تجھ پر درود پڑھیں گے اور تیرے لئے دعائیں کریں گے۔ اور میں تجھے اتنی برکت دونگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت پائیں گے۔ (لُجۃ النور، ص ۴۳،۴۴)

رپورٹ جلسہ یومِ خلافت منعقدہ مسجد بیت العزیز Riedstadt

الحمد للہ پوری دنیا کی طرح لوکل امارت ریڈسٹڈ کو بھی صد سالہ خلافت جوبلی پروگرام بھرپور انداز میں منانے کی توفیق ملی۔ اِس مبارک دن کو منانے کی تیاریاں مرکز سے آمدہ متعلقہ خطوط کے ساتھ ہی شروع ہو گئیں۔

وقارِ عمل و تیاری مسجد! اس کے لئے ٹیمیں تیار کی گئیں۔ پروگرام کی مناسبت سے بینرز بنوائے گئے۔ خلفاء کی تصاویر خاص طور پر بڑے سائز میں بنوائی گئیں۔ وقارِ عمل کا باقاعدہ آغاز 24 مئی بروز ہفتہ ہوا۔ وقارِ عمل پر جتنے احباب کو بلایا گیا تھا، اس تعداد سے کہیں زیادہ افراد شوق سے سارا دن مسجد کی صفائی و آرائش میں شامل رہے۔ رات دیر تک یہ کام جاری رہا۔ مسجد کا کوئی کونہ ایسا نہ تھا جو عاشقانِ خلافت نے خاص طور پر صاف نہ کیا ہو۔ پھولوں کے پودے بھی مسجد کی خوبصورتی کو دوبالا کر رہے تھے۔ اگلے دن اتوار کو تو خدام، اطفال و انصار کا جذبہ قابلِ دید تھا۔ مسجد کو پوری طرح خوبصورت روشنیوں سے سجا دیا گیا تھا۔ مسجد بہت دور سے روشنیوں کے باعث دیکھی جا سکتی تھی۔ خدام نے پرچم کشائی کے لئے ایک خوبصورت سٹیج تیار کیا۔ ہر طرف جھنڈیوں اور دیگر آرائش کے سامان سے مسجد سجائی جا رہی تھی۔ دوسری طرف لجنہ بھی ایک بڑی تعداد میں اپنے مسجد کے ہال کو سجانے میں مصروف رہیں اور۔ نمازِ تہجد کے وقت کام مکمل ہوا۔

آخر وہ دن آگیا! صبح لوگ کب آنا شروع ہوئے یہ تو کوئی نہیں بتا سکتا مگر نمازِ تہجد شروع ہونے سے پہلے ہی مسجد عاشقانِ خلافت کے لئے چھوٹی ہو چکی تھی۔ لجنہ کا ہال بھی چھوٹا ہو چکا تھا۔ باہر پارکنگ کے لئے کوئی جگہ نہ بچی، نمازِ تہجد اور فجر کی نماز کے بعد سب خواتین و حضرات سیر کو چلے گئے اور اس دوران شعبہ ضیافت نے اُن کے لئے ناشتے کا انتظام مکمل کر لیا۔ اس روز لوگوں نے ایک دوسرے کے ہاں روزِ عید کی طرح میٹھے کھانے بھجوائے۔ MTA کی ٹیم شروع سے اب تک پروگرام کے ہر لمحہ کو کیمرہ میں بند کر رہی تھی۔

تقریب پرچم کشائی! دوپہر 12:30 بجے پرچم کشائی کی تقریب عمل میں آئی۔ لوکل (باقی صفحہ نمبر ۴ پر)

یوم مساجد Tag der Offenen Tür

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ جرمنی اپنی مساجد اور نماز سنٹرز میں ہر سال ۳ اکتوبر کو یوم مساجد کا پروگرام بہت ہی اچھے اور منظّم طریق پر منعقد کرتی آ رہی ہے۔ اس سال بھی مہمانوں کے لئے مساجد اور نماز سنٹرز کو خوبصورتی سے سجایا گیا۔ مختلف بینرز لگائے گئے جس میں کلمہ کا اور اسلام کا مطلب امن (Islam heißt Frieden) اور محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں (Liebe für alle - Hass für keinen) کے بینرز قابل ذکر ہیں۔ کتب کے اسٹالز بھی لگائے گئے جہاں پر مہمانوں کے لئے قیمتاً اور مفت جماعتی لٹریچر وغیرہ لینے کی سہولت میسر تھی۔ مہمانوں کی ریفریشمنٹ کے لئے، چائے، کافی، مشروبات اور کیک کے علاوہ پاکستانی کھانے سموسے، پکوڑے وغیرہ کا بھی انتظام تھا۔

اس مرتبہ بھی پروگرام کو کامیاب کرنے کے لئے جماعتوں و لوکل امارات نے اپنے اپنے علاقے میں ہمسائیوں، مقامی ٹیلیویژن، اخبارات، ڈاکٹرز، وکلاء، سیاسی پارٹیوں، مذہبی تنظیموں، یونیورسٹیوں اور سکولوں کو دعوت نامے بھجوائے جس کے نتیجے میں کثرت سے مہمانوں نے مساجد اور نماز سنٹرز کا دورہ کیا۔ مہمانوں کی طرف سے اُٹھائے جانے والے مختلف سوالات (پردہ، جہاد، عورت کا مقام وغیرہ) کے جوابات دینے کا بھی انتظام تھا، مہمانوں کی ایک کثیر تعداد نے ویزیٹر بک (Gäste Buch) میں بھی (باقی صفحہ نمبر ۴ پر)

قسط سوم

گلاب چہرے

(منور احمد خالد، کوبلنز، جرمنی)

Lufthansa کے دیوہیکل گدھے نے دوڑ لگائی اور فضا میں بلند ہوگیا رفتہ رفتہ اسکی رفتار 960 کلومیٹر اور بلندی ایک ہزار میٹر تک پہنچ گئی اور میں اپنے پسندیدہ شغل سکرین کی طرف متوجہ ہوگیا کہ جیوگرافی میرا پسندیدہ مضمون رہا ہے۔ جہاز فرینکفرٹ سے جنیوا اور اٹلی کے میلانو کو پیچھے چھوڑتے ہوئے بحیرہ روم کو پار کر کے افریقہ میں داخل ہوگیا۔ افریقہ کا ساحل پہلے سبزی مائل پھر پتھریلا ہوا اور پھر ریت کا وہ صحرائے اعظم شروع ہوگیا جسکو نقشہ میں دیکھ کر بھی خوف آتا تھا۔ آدھے افریقہ پر پھیلا ہوا یہ صحرائے اعظم ہر طرف ریت ہی ریت، کہیں کہیں ستاروں کی مانند نخلستان اور آبادی اپنے ناموں کے ساتھ موجود تھے۔

افریقہ کے شمال سے چلا ہوا صحرائے اعظم جنوب مغرب میں ڈاکار (سینگال) پھر شمال اور مشرق میں چاڈ، نائجر اور مشرق میں سوڈان اور نیروبی گذرنے کے بعد زمین پھر ہلکی سبز اور پھر گہری سبز ہوتی چلی گئی۔ اب ہم نائجیریا کے شہروں KANO اور ABUJA کے اوپر سے اڑتے ہوئے LAGOS لاگوس کی طرف بڑھ رہے تھے۔ 6 گھنٹے کی اس اڑان میں سے 4 گھنٹے صحرائے اعظم پر رہے اور یہ تو شمالاً، جنوباً تھا جبکہ شرقاً، غرباً یہ صحرا دگنا نہیں تو ڈیوڑھے سے بہرحال زیادہ بڑا ہے۔ راستہ میں جب نقشہ پر قسطنطین دکھایا جارہا تھا تو بچپن میں پڑھی ہوئی تاریخ یاد آتی گئی کہ کبھی یہ شہر کتنا عظیم تھا مگر آج بھولی ہوئی داستان ہے اس کے ساتھ ہی ہمیں ایک بار پھر اپنے ایک استاد خواجہ منظور احمد صاحب کا پڑھایا ہوا جغرافیہ اور اس صحرائے عظیم کے حوالے سے خاص طور پر بارش کم یا زیادہ ہونے کی وجوہات یاد آنی شروع ہوئیں جو اس طرح تھی کہ

1۔ خطِ استوا سے فاصلہ یعنی جو علاقہ خطِ استوا سے قریب ہوگا زیادہ بارش ہوگی

2۔ سمندر سے فاصلہ یعنی جو علاقہ سمندر سے قریب تر ہوگا زیادہ بارش ہوگی

3۔ سطح سمندر سے بلندی یعنی جو علاقہ سمندر کی سطح سے جتنا زیادہ اونچا ہوگا بارش زیادہ ہوگی

4۔ ہواؤں کا رخ اگر سمندری ہواؤں کا رخ اس علاقہ کی طرف ہے تو زیادہ بارش ہوگی

5۔ پہاڑوں کا رخ اگر ان سمندری ہواؤں کو روکنے والے پہاڑ رستہ میں ہونگے تو زیادہ بارش ہوگی

6۔ پہاڑوں سے دوری جو علاقہ جتنا پہاڑوں کے قریب ہوگا زیادہ بارش ہوگی

یہ صحرائے اعظم اگرچہ تمام تر خطِ استوا سے قریب تر ہے مگر یہ صرف ایک وجہ ہے باقی وجوہات نہ ہونے کی وجہ سے بارش سے محروم اور ریگستان رہے۔

ہم لاگوس میں اتر چکے تھے مگر جہاز سے اترنے کی اجازت نہیں تھی۔ اعلان ہوا کہ اکرہ Acra جانے والے بیٹھے رہیں ہم تیل لیں گے، لاگوس کی سواریاں اتاریں گے اور آگے چل پڑیں گے۔ یہ ہوائی کمپنیاں اپنے مطلب اور فائدہ کو خوب سمجھتی ہیں جس طرح کراچی کا کرایہ کم ہے مگر لاہور یا اسلام آباد سے ہوکر جانا ہوگا لیکن وہاں اترنے کی اجازت نہیں اسی طرح اکرہ کا کرایہ کم اور لاگوس کا زیادہ ہے لیکن اکرہ جانے والوں کو لاگوس میں اترنے کی اجازت نہیں۔

ایک گھنٹے بعد جہاز لاگوس سے روانہ ہوا تو پون گھنٹے میں اکرہ پہنچ گیا۔ جو دوست ہوائی اڈہ پر لینے آئے ہوئے تھے جب ان کی زبانی علم ہوا کہ آقا کا جہاز دو گھنٹے بعد پہنچنے والا ہے تو خوشی کی انتہا نہ رہی سوچا اس عرصہ میں پہلے سامان ٹھکانے پر پہنچا دیا جائے پھر خالی ہاتھ ہوکر استقبال کا مزہ لیا جائے۔

چنانچہ ایک ہوٹل میں جہاں قیام کا انتظام تھا سامان رکھ کر واپس ہوائی اڈہ پہنچا تو اس وقت تک مرد، عورتیں، بچے ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا جو ہوائی اڈہ پہنچ چکا تھا جو نعرے درود اور نظمیں پڑھ رہے تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا ہوائی اڈہ اپنا ہی ہے سٹیٹ گیسٹ کے طور پر وہ بادشاہ آرہا تھا اور پھر وہ بادشاہ بڑی شان سے آیا۔ جہاز سے اترتے ہی جہاز کی سیڑھیوں سے ہی خدام نے اپنے جھرمٹ میں لے لیا پولیس پروٹوکال الگ تھی۔ پہلے لجنہ کی طرف گئے بعد میں مردوں کو دیدار کراتے ہوئے VIP میں چلے گئے جہاں پریس کانفرنس بھی ہوئی اور پھر ہزاروں پروانوں کے جھرمٹ میں مشن ہاؤس روانگی ہوئی۔

اذانِ صبح گاہی

اگرچہ ہمارا ہوٹل شہر کے وسط میں تھا اور بظاہر یہ ناقابلِ یقین بات ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ تمام رات اِکا دُکا مرغ کی اذانیں گونجتی رہیں مگر پو پھٹنے سے بھی پہلے بے صبرے مرغے اذانیں دینے لگ گئے اور شروع میں اچھی لگنے والی آوازیں وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ بے ہنگم اور ناقابلِ برداشت شور میں ڈھل گئیں۔

آج ٹی وی پر خبر چل رہی تھی کہ افریقہ کے ہی ایک اور ملک سوازی لینڈ نے مرغوں کے شور سے تنگ آکر اُن کو سزا دینے بلکہ ذبح تک کرنے کا حکم دیا ہے۔

اونٹنی گم ہوگئی

دوسرے دن ہمیں ہدایت ملی کہ اب ہمیں جلسہ گاہ جو 70 کلومیٹر دور ہے اس کے قریب منتقل کرنا ہے، بس بھجوائی جارہی ہے سامان سمیت اس میں بیٹھ جائیں۔ ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تمام دوست اس میں بیٹھ گئے اور مشن ہاؤس پہنچ گئے۔ وہاں دو گھنٹے کے وقفہ کے دوران خدام نے اس بس کے سامان کو دو بسوں میں بانٹ دیا۔ ہمیں اس کا علم نہ ہوا کہ دونوں بسوں نے مختلف جگہ جانا تھا۔ دو گھنٹے بعد جب روانگی ہوئی تو ہم اسی بس میں بیٹھ گئے جس میں آئے تھے بس روانہ ہوگئی محسوس تو ہو رہا تھا کہ کچھ ساتھی بدل گئے ہیں۔ اس بس میں زیادہ تر امریکی مہمان تھے جنہوں نے ہوٹلوں میں بکنگ کرائی ہوئی تھی۔ مہمان اپنا اپنا سامان لے کر مختلف ہوٹلوں میں اترتے رہے مگر مجھے اپنا سامان نظر نہیں آرہا تھا۔ بڑی فکر ہوئی آتے ہوئے سڑک پر باغِ احمد کا بورڈ دیکھا تھا جس سے معلوم ہوا کہ ہم جلسہ گاہ سے زیادہ دور نہیں۔ بس نے ابھی اور بہت سے ہوٹلوں میں جانا تھا اس طرح تو رات ہوجائیگی اور پھر سامان کہاں ملے گا اس لئے بس چھوڑی ٹیکسی لی اور باغِ احمد پہنچ گیا۔ تمام کارکنان سے اپنے سامان کے بارہ میں پوچھا۔ دوسری بس کی منزل کا کسی کو پتہ نا تھا۔ وہ خادم جس نے بسیں روانہ کی تھیں اس کا موبائل گم چکا تھا اس لئے اس سے رابطہ نہ ہو رہا تھا۔ رات ہوچکی تھی لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے مگر میرا پریشانی کے مارے برا حال تھا۔ آخر رات کے 10 بجے میں مکرم نائب امیر صاحب کے پیچھے لگ گیا کہ میری رہنمائی کی جائے صبح کا ناشتہ کیا ہوا ہے نہ یہ پتہ ہے کہ جانا کہاں ہے رہنا کہاں ہے۔ انہوں نے جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مکرم حمید اللہ صاحب کو بلایا اور فرمایا اِن کو اپنے ساتھ جامعہ احمدیہ لے جائیں کھانے اور رہائش کا انتظام کریں۔ مکرم حمید اللہ صاحب کو بتایا گیا کہ ان کی بیگم کے بادام بھی اسی سامان میں ہیں جو گم ہوا ہے۔ اِن حمید اللہ صاحب کا ذکر پہلے آچکا ہے کنری کے میرے دوست مکرم عطاء اللہ صاحب درویش کے بیٹے ہیں چنانچہ وہ مجھے اپنی گاڑی میں بیٹھا کر جامعہ احمدیہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اس سے پہلے بشیر آباد کے ڈاکٹر رشید احمد صاحب اور میرا اپنا بھتیجا اقبال احمد منیر بھی مل گئے تھے جو سیرالیون سے آئے تھے۔ جامعہ میں پہنچ کر کھانا کھا کر پریشانی کے عالم میں سو گئے صبح نماز تہجد اور فجر کے بعد کمرہ کی طرف آتے ہوئے برآمدہ میں ایک مانوس سے بیگ پر نظر پڑی قریب جا کر دیکھا تو اپنا سالگا اور ٹٹولنے پر اپنا ہی نکلا۔ اب اُمید پیدا ہوئی کہ ایک یہاں ہے تو دوسرا بھی اِدھر ہی ہوگا۔ ایک مربی صاحب نے بتایا کہ کل ایک اٹیچی جس پر خالد لکھا ہوا تھا یہاں موجود تھا ہم حیران تھے کہ یہ کس کا اٹیچی ہمارے سامان میں آگیا ہے۔ ڈھونڈھیں ادھر ہی کہیں مل جائے گا۔ چنانچہ تین چار کمرے چیک کرنے پر ایک کونے میں پڑا مل گیا۔

اس وقت مجھ پر اس حدیث کی سچائی ایک نئی شان سے ظاہر ہوئی کہ جس میں ہادیٔ برحق نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ اور واپسی کی خوشی ریگستان کے اس مسافر سے بھی زیادہ ہوتی ہے جسکا تمام اندوختہ اسکی اونٹنی پر لدا ہوا اور وہ اونٹنی گم ہوجائے اور پھر انتہائی پریشانی میں اچانک وہ اونٹنی مل جائے۔

دراصل میں نے اپنے تعارف میں واقفِ زندگی لکھا ہوا تھا اور تمام واقفین زندگی کو ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں ٹھہرنا تھا اس لئے خدام نے میرا سامان اُس بس میں منتقل کر دیا تھا جو جامعہ احمدیہ جارہی تھی۔ اب جو خوشی تھی اس کا بھی ٹھکانہ نہ تھا خاص طور پر اس لئے بھی کہ افریقہ کے اکثر ملکوں کے مربیان وہاں تھے گویا میرا پسندیدہ جغرافیہ اور تاریخ میرے سامنے کھلی ہوئی تھی۔ اتنی معلومات حاصل ہوئیں کہ بیان سے باہر ہیں۔ اسی جامعہ کے دامن میں افریقہ کے سب سے پہلے احمدی چیف مہدی اپا کی قبر پر دُعا کی بھی توفیق ملی۔ اب میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھ رہا تھا کہ مجھے ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں جگہ ملی ہے۔ 20 کلومیٹر دور جلسہ سالانہ پر صبح بسیں لے آئیں اور شام کو واپس لے جائیں۔

گھانا

دو کروڑ تیس لاکھ آبادی کا یہ ملک دس صوبوں میں تقسیم ہے۔ Kwamenkrumah جو امریکہ کی لنکن یونیورسٹی کے فارغ التحصیل تھے اس جدید ملک کے بانی ہیں۔ ملک کے موجودہ صدر Kufur کو سب نے دیکھا ہوگا کہ باوجود عیسائی ہونے کے کڑی دھوپ میں گھنٹوں جلسہ سالانہ میں موجود رہے۔

خلیج گنی پر واقعہ یہ ملک خط استوا سے چند ڈگری شمال میں ہے اس لئے آب و ہوا شدید گرم ہے۔ گرین وِچ کی ڈیٹ لائن گھانا کے عین وسط صنعتی شہر Tema سے گذرتی ہے اس لحاظ سے نہ صرف شمالاً جنوباً بلکہ شرقاً غرباً دنیا کے وسط میں ہے۔ اس کے مغرب میں آئیوری کوسٹ، شمال میں بورکینا فاسو، مشرق میں (Togo) ٹوگو جنوب میں سمندر۔ وسطی اور مشرقی اضلاع میں دریائے (Volta) وولٹا نے سانپ کی مانند بلکہ جلیبی کی طرح بل کھا کھا کر دنیا کی سب سے بڑی مصنوعی جھیل Volta بنائی ہوئی ہے۔ سابقہ نام سونے کی کانوں کی وجہ سے گولڈ کوسٹ Gold Cost تھا۔ گھانا ایک سابقہ عظیم سلطنت اشانٹی شہنشاہیت میں شامل تھا جسکی فوجوں کی تعداد 5 لاکھ تھی۔ آج بھی گھانا Sab Sahara ممالک (سب صحارا) کا سب سے ترقی یافتہ ملک ہے۔ ملک میں مسلسل امن وامان کی وجہ سے اس کے سکے کی قیمت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جس دن ہم وہاں گئے گھانا کا سکہ ڈالر سے قدرے کم تھا جبکہ جب 3 ہفتے بعد واپس آئے ہیں تو ڈالر سے بڑھ چکا ہے اِن کے صدر کے بقول حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گذشتہ دورہ افریقہ میں فرمایا تھا کہ گھانا کی زمین میں تیل موجود ہے اور خدا کے فضل سے گھانا میں تیل دریافت ہوچکا ہے۔

(جاری ہے)

تاریخ کے دریچے سے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی فرینکفرٹ اور Nordenstedt کے میئر سے ملاقات

غیر مطبوعہ رپورٹ مرسلہ عرفان احمد خان صاحب سابق سیکرٹری امور خارجہ جرمنی

1989ء کا سال عالمگیر جماعت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے کا سال تھا۔ اس اہم موقعہ کی مناسبت سے دنیا بھر کی جماعتوں میں مختلف تقریبات کا انعقاد کیا گیا اور صدسالہ جشن تشکر منایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جرمنی کے پروگرام کا ایک اہم حصہ صدسالہ جوبلی کے سال میں فرینکفرٹ کے میئر Dr. Hans Jurgen Moog اور شہر Nordenstedt کے میئر Mr. Volker Schmidt سے ملاقات کرنا شامل تھا۔ Dr. Moog سے ملاقات کے لئے 15 ستمبر 1989 بروز جمعہ ۱۱ بجے کا وقت مقرر ہوا۔ چنانچہ حضورؒ اس روز ۱۱ بجے سے ذرا قبل فرینکفرٹ کے ٹاؤن ہال میں تشریف لائے جہاں پر چیف پروٹوکول افسر Mr. Vouss نے آگے بڑھ کر حضورؒ کی کار کا دروازہ کھولا اور حضورؒ کے کار سے باہر تشریف لانے پر آپؒ کو خوش آمدید کہا۔ یہاں سے حضورؒ Mr. Vouss کے ہمراہ میئر کے دفتر میں تشریف لے گئے۔ حضورؒ کی آمد کی اطلاع ملتے ہی فرینکفرٹ کے میئر Dr. Moog نے دفتر سے باہر صدر دروازے پر حضورؒ کو خوش آمدید کہا اور حضورؒ و دیگر اراکین کو اپنے دفتر میں لے گئے۔ یہاں پر پہلے Dr. Moog حضورؒ کو اپنے کمرے کے اس مخصوص حصہ میں لے گئے جہاں وہ اپنے معزز مہمانوں کو ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ہو کر خوش آمدید کہتے ہیں۔ چنانچہ Dr. Moog نے حضورؒ کو مخاطب کر کے آپؒ کی فرینکفرٹ میں آمد پر آپؒ کو خوش آمدید کہا اور پھر فرینکفرٹ شہر کا تفصیلی تعارف کرواتے ہوئے اُن سرگرمیوں کا بطور خاص ذکر کیا جن کی بدولت فرینکفرٹ شہر پوری دنیا میں نہ صرف خاص اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے بلکہ پوری دنیا کی نگاہوں کا مرکز بن چکا ہے اور اسی لیے اس شہر کی تقریباً 25 فیصد آبادی غیر ملکیوں پر مشتمل ہے اور اس میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ محترم میئر نے کہا کہ جوں جوں فرینکفرٹ میں تجارت اور دیگر Trades کا رجحان بڑھ رہا ہے غیر ملکیوں کی تعداد میں اضافہ ہونا لازمی بات ہے اور ہم ان غیر ملکیوں کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ اپنی اس مختصر تقریر کے بعد Dr. Moog نے یادگار کے طور پر ایک سٹیل کی پلیٹ حضورؒ کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کی۔ اس خوبصورت پلیٹ پر فرینکفرٹ شہر کی اہم عمارات اور ٹاؤن ہال کی عمارت کندہ تھی۔ حضورؒ نے شکریہ کے ساتھ اس پلیٹ کو قبول فرمایا۔

Dr. Moog کی تقریر کے جواب میں حضورؒ نے مختصراً اسلام کا پیغام اور جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا۔ حضورؒ نے فرمایا کہ بدقسمتی سے آجکل مغرب میں اسلام کا جو تصور پیش کیا جا رہا ہے اور خود اہل مغرب بعض مسلمان سیاسی رہنماؤں کے عملی کردار اور اقدامات کو اسلام کی تعلیم سمجھ بیٹھے ہیں جو کہ درست نہیں۔ اسلام محبت اور امن کا مذہب ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت ﷺ کا عملی نمونہ اصل اسلام ہے جس میں امن اور آپس میں باہمی محبت و پیار اور حسن سلوک کی تعلیم دی گئی ہے۔

احمدیت کے تعارف میں حضورؒ نے فرمایا کہ احمدیت اور جماعت احمدیہ کو صرف پاکستان سے مخصوص کر دینا درست نہیں۔ جماعت احمدیہ دنیا کے 120 ممالک میں موجود ہے۔ اس میں دنیا کی مختلف قوموں اور ملکوں کے لوگ شامل ہیں اور مسلسل شامل ہو رہے ہیں۔ ہر ملک میں ہماری تعداد میں پہلے سے اضافہ ہو رہا ہے۔ آخر میں حضورؒ نے میئر فرینکفرٹ کا شکریہ ادا کیا اور قرآن کریم جرمن ترجمہ کے ساتھ اور اپنی کتاب ''مذہب کے نام پر خون،، کا انگریزی ترجمہ اور صدسالہ جشن تشکر کی یادگار پلیٹ محترم میئر صاحب فرینکفرٹ کو بطور تحفہ پیش کی۔

ان تاریخی لمحات پر حضورؒ کے ہمراہ جماعت جرمنی کی طرف سے محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی، خاکسار بطور سیکرٹری امور خارجہ اور جرمن نومسلم بھائی مکرم طارق گڈت نمائندہ پریس سیکشن جماعت احمدیہ جرمنی موجود تھے۔ حضورؒ کی جوابی تقریر کے بعد چیف پروٹوکول افسر نے حضورؒ اور دیگر اراکین کو نشستیں پیش کیں اور کافی کے ساتھ تواضع کی۔ کافی کے دوران بھی حضورؒ میئر Dr. Moog کے ساتھ مختلف امور پر تبادلہ خیال فرماتے رہے۔ دوران گفتگو Dr. Moog نے حضورؒ کو بتایا کہ مسجد نور فرینکفرٹ سے میرا ایک پرانا تعلق ہے جس کا آج کی اس ملاقات میں اعادہ ہوا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مسجد کی دس سالہ تقریب میں وہ اس وقت کے میئر Dr. Fay کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میری سیاسی تربیت میں Dr. Fay کا بہت تعلق رہا ہے۔ وہ میرے والد کے بہت قریبی دوست ہونے کے ناطے مجھے بہت عزیز تھے اور وہ بھی مجھے اپنے بہت قریب رکھتے تھے اور تقریبات میں اپنے ہمراہ لے کر جاتے تھے۔ چنانچہ مسجد نور کی تعمیر کی دس سالہ تقریب میں مَیں ان کے ہمراہ شامل ہوا تھا۔ اس موقعہ پر محترم امیر صاحب جرمنی نے سابق میئر فرینکفرٹ Dr. Fay کے مسجد نور سے گہرے تعلق کے بعض واقعات حضورؒ کی خدمت میں عرض کئے۔ (یاد رہے کہ مسجد نور کی تعمیر کی دس سالہ تقریب سے Dr. Fay کے خطاب کی تقریر جرمنی کے صدسالہ سوینئر میں شائع ہو چکی ہے۔)

محترم Dr. Moog کے ایک سوال کے جواب میں حضورؒ نے اُن کو بتایا کہ یہ سال ہماری جماعت کا صدسالہ جشن تشکر کا سال ہے اور تمام جماعتوں کی خواہش ہے کہ اس تاریخی سال میں ان کے ہاں دورہ کروں اور ان کے صدسالہ تقریبات میں شامل ہوں۔ حضورؒ نے فرمایا کہ تمام جگہ ایک ہی سال میں جانا ممکن نہیں۔ امسال میں انشاء اللہ چالیس ممالک میں جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اس کا آغاز میں نے جرمنی سے کیا تھا، بعد میں مَیں امریکہ، کینیڈا اور مشرقِ بعید کے ممالک کا دورہ بھی کر چکا ہوں۔ اب میں اسکینڈے نیویا کے ممالک کے دورے پر جا رہا ہوں۔ واپس آ کر میں انشاء للہ اسپین اور پرتگال جاؤں گا۔ اس طرح یہ سلسلہ سال کے آخر تک جاری رہے گا۔

فرینکفرٹ کے میئر Dr. Moog حضورؒ کی تمام تر گفتگو انتہائی دلچسپی اور دلجمعی کے ساتھ سنتے رہے اور بہت سے امور پر اپنی رائے کا اظہار ساتھ ساتھ کرتے رہے۔ 12:35 پر حضورؒ نے ان سے اجازت چاہی۔ محترم Dr. Moog حضورؒ کو رخصت کرنے کی غرض سے تیسری منزل پر واقع اپنے دفتر نیچے حضورؒ کی کار تک تشریف لائے اور وہاں ہی ٹاؤن ہال کے بیرونی چبوترے پر کھڑے ہو کر ٹاؤن ہال کی تمام عمارات کا حضورؒ کو تفصیلی تعارف کروایا اور بعض نئی تعمیرات جو جرمنی کے قدیم طرز تعمیر پر بنائی گئی ہیں ان کے بارے میں حضورؒ کو تفصیلات سے آگاہ کرتے رہے۔ اس دوران ٹاؤن ہال کے علاقے میں موجود بہت سے سیاح حضورؒ اور میئر فرینکفرٹ کی اپنے کیمروں سے تصاویر بناتے رہے۔ حضورؒ نے روانگی سے قبل محترم میزبان سے گرم جوشی سے معانقہ فرمایا اور ان کے اس محبت سوز سلوک پر ان کو شکریہ ادا کیا۔ محترم میئر صاحب حضور کی روانگی تک حضورؒ کی کار کے پاس موجود رہے اور حضورؒ کی کار کے ٹاؤن ہال کی حدود سے رخصت ہو جانے پر اپنے دفتر میں واپس تشریف لے گئے۔

اسی ماہ ستمبر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحم اللہ تعالیٰ کی ہمبرگ سے اسکینڈے نیویا کے ممالک کے لئے روانگی تھی۔ حضورؒ نے روانگی سے قبل ہمبرگ سے ملحق ایک شہر Nordenstedt کے میئر سے ملاقات کے لئے ٹاؤن ہال جانا تھا۔ Nordenstedt ہمبرگ سے 25 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک دوسرے صوبہ میں ایک اہم شہر ہے۔ ہمبرگ سے قریب ہونے کی وجہ سے ہمبرگ میں کام کرنے والے بہت سے ملازمین اس شہر میں رہائش پذیر ہیں۔ یہاں پر خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک فعال جماعت قائم ہے۔

حضورؒ 10:30 پر مسجد فضل عمر ہمبرگ سے معہ قافلہ روانہ ہوئے اور ۱۱ بجے سے قبل Nordenstedt پہنچ گئے جہاں احباب جماعت نے حضورؒ کا استقبال کیا۔ اس موقعہ پر احمدی خواتین بھی اپنے امام کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے وہاں موجود تھیں۔ حضورؒ اپنے وفد کے ہمراہ ٹاؤن ہال میں تشریف لے گئے جہاں شہر کے میئر Mr. Volker Schmidt نے حضورؒ کا استقبال کیا اور اپنے ملاقات کے کمرہ تک رہنمائی کی۔ ملاقات کے کمرہ میں سب حاضر احباب کے اپنی اپنی نشست پر بیٹھ جانے کے بعد Mr. Schmidt نے دوبارہ کھڑے ہو کر مختصر تقریر کی اور حضور کو خوش آمدید کہا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ آج اس وقت جبکہ میں آپ کو اپنے اس ملاقات کے کمرے میں موجود پا کر خوشی محسوس کر رہا ہوں عین اس وقت ایک ایشیائی ملک کے سربراہ جرمنی کے صدر مملکت کے ساتھ ملاقات کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملکوں کے رہنما ہوں یا قوموں کے رہنما، ان کی آپس کی ملاقاتیں دنیا میں امن کے قیام کے لئے مثبت نتائج کی آئینہ دار ہونی چاہییں۔ اپنی تقریر کے آخر میں انہوں نے حضور کو شہر Nordenstedt سے متعلق تعارفی کتاب بطور تحفہ پیش کی اور کتاب کے پہلے صفحے پر درج ذیل عبارت اپنے ہاتھ سے تحریر کی۔

"Dedicated to Hazrat Mirza Tahir Ahmad Khalifatul Masih IV in memory to his visit to Nordenstedt with the best wishes for peace in the world.

V. Schmidt
Mayor

Nordenstedt
18 Sep 89

حضورؒ نے اپنی جوابی تقریر میں میئر صاحب کا شکریہ ادا کیا اور اسلام و احمدیت اور جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کروانے کے بعد حضورؒ نے Mr. Volker Schmidt کو قرآن کریم معہ جرمن ترجمہ، اپنی کتاب ''مذہب کے نام خون،، کا انگریزی ترجمہ اور صدسالہ جشن تشکر کی یادگاری پلیٹ تحفۃً پیش کی جس کو میئر صاحب نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ بعد ازاں تمام مہمانوں کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔ اس کے بعد حضورؒ میئر کے کمرہ سے ملحق بالکونی میں تشریف لائے اور وہاں سے شہر کا نظارہ فرماتے رہے جو انتہائی دیدہ زیب تھا۔ وہاں ہی گفتگو کے دوران محترم میزبان کے پوچھنے پر حضورؒ نے اپنی مصروفیات، دورہ جات، اور جماعتی تنظیمی ڈھانچہ اور اس کے لائحہ عمل کے بارے میں ان کو آگاہ فرمایا۔ ہر احمدی کا اپنے امام کے ساتھ اس قدر گہرے تعلق پر وہ حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکے جس کا اظہار انہوں نے حضور کی وہاں سے روانگی کے بعد احمدی دوستوں سے کیا۔

حضورؒ کا ٹاؤن ہال میں تشریف لے جانا اور شہر کے میئر سے ملاقات کرنا Nordenstedt کی مقامی احمدی جماعت کے لئے ایک تاریخی اہمیت کا موقعہ تھا۔ میئر سے ملاقات میں درج ذیل احمدی دوستوں کو حضورؒ کے ہمراہ وہاں جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مکرم منیر جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی، خاکسار بطور سیکرٹری امور خارجہ، مکرم طارق گڈت صاحب، نمائندہ پریس سیکشن جماعت احمدیہ جرمنی، مکرم محمد شریف خالد صاحب نائب امیر جرمنی، مکرم عبدالباسط صاحب طارق مبلغ سلسلہ ہمبرگ، مکرم چوہدری مختار احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی، مکرم چوہدری انور حسین صاحب، امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ اور مکرم کولمبس خان صاحب، صدر جماعت Nordenstedt

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Vol. 13 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 8
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

بقیہ جلسہ یوم خلافت منعقدہ بیت العزیز Riedstadt

امارت کی بہت بڑی تعداد اُس وقت حاضر تھی۔ مکرم ناصر احمد صاحب لوکل امیر ریڈسٹڈ نے لوائے احمدیت اور زونل قائد خدام الاحمدیہ مکرم مدثر احمد صاحب نے جرمنی کا قومی پرچم فضاء میں بلند کیا۔ جب پرچم بلند ہورہے تھے تو مسجد میں نعرہ تکبیر اور خلافت احمدیہ زندہ باد کے نعرے بھی بلند ہورہے تھے۔ اس کے بعد خدام نے کورس میں ترانہ پڑھا۔ پھر مکرم امیر صاحب نے دُعا کروائی۔ اس کے بعد تمام احباب مسجد کے اندر تشریف لے گئے۔ حفاظت پرچم کا فریضہ خدام الاحمدیہ نے سنبھال لیا جو ہدایت کے مطابق سات روز تک جاری رہا اس دوران تین دن انصار اللہ نے حفاظت پرچم کی ڈیوٹی دی۔

حضورِ انور کا خطاب! آج کے دن کا خاص پروگرام تو حضور انور کا عالمی خطاب ہی تھا جس کا انتظار ہر چھوٹا بڑا بڑی بے تابی سے کر رہا تھا۔ وقت سے پہلے ہی مسجد کے مردانہ و زنانہ ہال بھر چکے تھے۔ باہر بھی جو جگہ تھی وہ بھی مکمل بھر چکی تھی۔ مسجد میں دونوں طرف سب کے لئے بیمر کے ذریعہ بڑی سکرین پر MTA دکھانے کا انتظام تھا۔ جیسے ہی پیارے امام کا خطاب شروع ہوا، پروگرام کا رنگ ہی بدل گیا۔ بچے بھی بڑوں کی طرح پوری توجہ اور انہماک سے اپنے آقا کی طرف متوجہ تھے۔ یہ منظر دیکھا تو جاسکتا تھا مگر بیان الفاظ میں کیا جائے، یہ ممکن نہیں۔ حضور انور نے جب عہد لیا تو سبھی حضور انور کے الفاظ کے پیچھے الفاظ تو دوہرا رہے تھے مگر آنکھوں سے آنسو تھے کہ تھم نہ رہے تھے۔ دُعا کے وقت تو عالم ہی کچھ اور تھا۔

بعد میں سب حاضرین کو پرتکلف کھانا پیش کیا گیا۔

دوسرا اجلاس! شام 19:30 پر مرکزی پرگرام کے مطابق دوسرا اجلاس تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا پھر نظم پڑھی گئی۔ دورانِ نظم اچانک مکرم نیشنل امیر صاحب تشریف لے آئے۔ آپ نے ازراہ شفقت خطاب کیا۔ آپ بھی فرطِ جذبات سے مغلوب ہورہے تھے آپ نے سب کو مبارک باد پیش کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کے دُعا کریں کہ ریڈسٹڈ میں جلد ہم جامعہ احمدیہ کھول سکیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کے آپ نے تو مسجد کو ایک دلہن کے گھر کی طرح سجایا ہوا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا اب میں کسی اور جگہ پروگرام میں شامل ہونا چاہتا ہوں اس لئے آپ سے اجازت چاہوں گا۔ مکرم لوکل امیر صاحب نے آپ کو رخصت کیا۔ اُس کے بعد ایک جرمن تقریر ہوئی جس میں مکرم مدثر احمد صاحب زونل قائد خدام الاحمدیہ نے خلفاء احمدیہ کی جماعت سے محبت پر تقریر کی اُس کے بعد خاکسار نے تاریخ خلافت احمدیہ اور خلافت احمدیہ اور ہماری ذمہ داریاں دونوں موضوعات کو ملا کر تقریر کی۔ آخر پر دُعا کے ساتھ اِس تاریخی پروگرام کا اختتام ہوا۔

تائیدِ الٰہی

ا۔ مسجد کے سامنے Autospedition کی ایک فرم ہے جن کے سارا دن بڑے بڑے ٹرک آتے جاتے رہتے ہیں۔ انہوں نے پروگرام کے بارہ میں معلوم ہونے پر احباب کو کاریں پارک کرنے کی اجازت دے دی۔

۲۔ ایک دوست جن کا Dreieich Mode Center میں کاروبار ہے، نے بتایا کہ وہاں احمدی احباب کافی تعداد میں کاروبار کرتے ہیں۔ چونکہ اُس روز سب نے چھٹی کی تھی جب اگلے روز وہاں گئے تو ہمسائیوں نے چھٹی کی وجہ پوچھی تو بتانے پر کہنے لگے آپ نے اچھا کیا کل سارا دن یہاں کوئی گاہک مارکیٹ میں آیا ہی نہیں جس کا آپ کو افسوس ہو۔

آخر پر دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سمیٹنے کی توفیق عطا فرماتا رہے، آمین۔ (رپورٹ محمود احمد ناصر Riedstadt)

27 مئی یوم خلافت

سو ایسا ہی اے بجو واقع ہوا ۔۔۔ کہ مغرب سے ہے شمس طالع ہوا
ستائیس کو ہے خلافت کا دن ۔۔۔ رسالت کے نور نیابت کا دن
اِسی پر جماعت کا ہے انحصار ۔۔۔ اِسی پر ہے تمکینِ دیں کا مدار
بہ فیضِ محمدؐ علیہ الصلوٰۃ ۔۔۔ کہ ہیں خاتم و سرورِ کائنات
ملی ہے جو فتح و ظفر کی کلید ۔۔۔ میسر ہوئی مصلحِ کُل کی دید
وہ موعود فرزند نازل ہوا ۔۔۔ تو حق آگیا دور باطل ہوا
ہے دُنیا کے چاروں طرف غلغلہ ۔۔۔ کہ عالی ہے اسلام کا مرتبہ
جو مشرق میں توحید و وحدت ہوئی ۔۔۔ مساجد کی مغرب میں کثرت ہوئی
جو ربوہ میں تشحیذ اذہان ہے ۔۔۔ تو حاصل ہوا ہم کو فرقان ہے
یہ فضلِ خدا ہے کہ مصباحی نور ۔۔۔ کئے جاتا ہے بدر بن کر ظہور
دُعائیں ہوں اکمل کی یارب قبول ۔۔۔ ھُوَ اللّٰہُ اَکْبَرُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ

(نغمہ اکمل: ص ۴۶۱، کلام حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحبؓ)

بقیہ رپورٹ Tag der Offenen Tür

اپنے تاثرات قلمبند کئے۔ مہمانوں نے یہ بھی اظہار کیا کہ ایک دوسرے کے ساتھ مل بیٹھنے کے پروگرام زیادہ سے زیادہ ہونے ضروری ہیں۔ جرمن زبان پر عبور رکھنے والے احباب وخواتین اور طلباء وطالبات کی مختلف ٹیمیں ان مہمانوں کو خوش آمدید کہتیں اور انہیں جماعت سے متعلق معلومات بھی فراہم کرتیں۔

یہ تو ممکن نہیں کہ موصول شدہ تفصیلی رپورٹس کو شائع کیا جائے بہرحال جماعتوں سے موصول ہونے والی اب تک کی رپورٹس کا ایک مجموعی خلاصہ تحریر کر دیا ہے۔

لوکل امارت Bensheim: میں مہمانوں کی تعداد کم رہی مگر اخبار کے نمائندے کی شمولیت کی وجہ سے اگلے دن اخبار میں تصویر کے ساتھ خبر شائع ہوئی۔

لوکل امارت Darmstadt: میں ۱۰۰ جرمن مہمان شامل ہوئے۔ مکرم شمشاد احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے لوگوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔

لوکل امارت Freinsheim میں ۳۵ جرمن مہمان شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ جماعت کے بارہ میں ایک اخبار میں خبر بھی شائع ہوئی۔

لوکل امارت Bad Friedberg: حلقہ Nauheim میں اور حلقہ Karben میں یہ دن منایا گیا۔ جس میں ۴ جرمن مہمان شامل ہوئے۔

لوکل امارت Groß Gerau میں ۶۵ غیر از جماعت احباب شامل ہوئے۔

لوکل امارت Hamburg میں ۸۰ جرمن شامل ہوئے۔

لوکل امارت Hanau میں ۲۵ جرمن مہمان شامل ہوئے۔ حلقہ ہناؤ ویسٹ میں ۹ جرمن اور ۱۳ افغانی مہمان شامل ہوئے۔

لوکل امارت Hannover میں ۱۲۰ جرمن شامل ہوئے اور ۱۵۰ کے قریب کتب بھی ساتھ لے کر گئے۔ اس کے علاوہ ۱۳ اخبارات میں خبر بھی شائع ہوئی

لوکل امارت Hochtaunus میں حلقہ Usingen میں مسجد کی خبر بمعہ تصویر برائے Tag der Offenen Tür ایک اخبار میں شائع ہوئی۔

لوکل امارت Koblenz کے حلقہ Neuwied میں اس دن کے پروگرام میں ۲۸ جرمن شامل ہوئے۔ طاہر مسجد میں بھی Tag der Offenen Tür منایا گیا جس میں ۲۲۰ جرمن شامل ہوئے۔ اس پروگرام کو علاقہ کے ٹی وی اور ریڈیو نے بھی کوریج دی اور مقامی اخبار نے خبر بھی شائع کی۔

لوکل امارت Mainz-Wiesbaden کے حلقہ Mainz میں ۳۰ جرمن، ایک ایرانی، ایک مراکش، اور ایک میکڈونین مہمان شامل ہوئے۔ Wiesbaden کے نماز سنٹر میں بھی ۱۳ مہمان شامل ہوئے۔ حلقہ Rüdesheim میں ۱۲۵ مہمان شامل ہوئے

لوکل امارت Offenbach میں ۱۰۰ سے زائد عرب، ترک، جرمن اور دیگر اقوام سے لوگ شامل ہوئے۔ اس میں مردوں اور عورتوں کا الگ الگ انتظام تھا۔ اس دن ۲۰۰ سے زائد لٹریچر بھی مہمانوں نے حاصل کیا۔

لوکل امارت Reutlingen میں ۹۴ جرمن شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ جماعت کی ۱۲ اخبارات میں خبر بھی شائع ہوئی۔

لوکل امارت Riedstadt میں ۲۷ جرمن شامل ہوئے۔ محترم امیر صاحب جرمنی بھی شامل ہوئے۔

لوکل امارت Rodgau اور حلقہ Selingenstadt میں بالترتیب ۱۸ اور ۵ جرمن شامل ہوئے۔ اس کی خبر ایک اخبار نے بھی شائع کی۔

لوکل امارت Stuttgart: کے دو نماز سینٹر میں پروگرام ہوا جس میں ۴۶ جرمن شامل ہوئے۔

ریجن Bayren Süd جماعت München میں پروگرام کی خبر Radio Hitwelle اور دو اخبارات میں شائع ہوئی۔ جماعت Augsburg میں بھی پروگرام ہوا جس میں ۱۳ جرمن مہمان شامل ہوئے۔

ریجن Nordrhein Ost کی جماعت Herdorf میں ۸۷ جرمن شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ جماعت کی ۲ اخبارات میں خبر بھی شائع ہوئی۔

ریجن Westfalen Süd کی جماعت Bocholt میں ۸۴ جرمن نماز سینٹر میں تشریف لائے جن کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

ریجن Württemberg کی جماعت Balingen میں ۱۷ جرمن نماز سینٹر میں تشریف لائے جن کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ جماعت Ebingen میں ۴ جرمن شامل ہوئے۔

آخر پر احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب احباب جماعت کو اجر عظیم سے نوازے جنہوں نے پروگراموں کو کامیاب کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

(مرتبہ۔ طارق سہیل اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری تبلیغ جرمنی)